السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی شخص کسی لڑکی کا رشتہ طلب کرنے کے لئے آئے لیکن لڑکی کا وارث رشتہ دینے سے انکار کردے تاکہ اس لڑکی کو شادی سے محروم رکھے تو اس بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وارثوں پر یہ واجب ہے کہ جب ہمسر لوگ ان سے رشتہ طلب کریں اور لڑکیاں بھی اس رشتے پر راضی ہوں تو وارث فوراً ان کی شادی کردیں نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ''جب ایسے لوگ تم سے رشتہ طلب کریں جن کا دین واخلاق تمہیں پسند ہو تو انہیں رشتہ دے دو، ورنہ زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد رونما ہوجائے گا۔''

بچیوں کو نکاح سے اسلئے روکے رکھنا جائز نہیں ہے تاکہ انکی شادی انکے اس چچازاد وغیرہ سے کردی جائے جسے وہ پسند نہ کرتی ہوں یا مال ودولت کی کثرت کے لالچ میں انہیں شادی سے روک رکھا جائے یا اس طرح کے دیگر ایسے اغراض ومقاصد کے پیش نظر انہیں شادی سے روک رکھا جائے جن کا اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے حکم نہیں دیا۔ لہذا حکمرانوں، امراء اور قاضیوں پر بھی یہ واجب ہے کہ اس آدمی کو سمجھائیں جس نے اپنی کسی عزیزہ کو شادی سے روک رکھا ہو، وارثوں پر بھی یہ واجب ہے کہ ظلم کے خاتمہ اور عدل کے قیام کیلئے جو قریب ترین رشتہ دار رشتے کا مستحق ہو اسے رشتہ دے دیا جائے تاکہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ان امور کے ارتکاب سے بھی بچ جائیں، جنہیں اللہ تعالی نے ان پر حرام قرار دیا ہے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو ہدایت اور خواہش نفس پر حق کو ترجیح دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز](#)

صفحہ 339

محدث فتویٰ